صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 27 جولائی 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 27 جولائی 2016ء 22 شوال 1437 ہجری 27 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 169

آوازۂ توحید

مرکز شرک سے آوازۂ توحید اٹھا
دیکھنا دیکھنا مغرب سے ہے خورشید اٹھا
نور کے سامنے ظلمت بھلا کیا ٹھہرے گی
جان لو جلد ہی اب ظلم صنادید اٹھا

(حضرت مصلح موعود)

50 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

منعقدہ 12، 13، 14۔اگست 2016ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے Live پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 50 واں جلسہ سالانہ مورخہ 12، 13، 14۔اگست 2016ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

12۔اگست بروز جمعۃ المبارک

5:00 pm	خطبہ جمعہ (Live)
8:25 pm	پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
8:30 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، فارسی نظم مع اردو ترجمہ، اردو نظم **افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

13۔اگست بروز ہفتہ

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ اور اردو نظم
2:20 pm	انگریزی تقریر: شرائط بیعت کے عملی تقاضے۔ مقرر: مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ برطانیہ)
2:50 pm	اردو تقریر: حضرت مسیح موعود اور اتباع سنت نبوی ﷺ مقرر: مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ
3:20 pm	نظم
3:30 pm	اردو تقریر: خلافت احمدیہ کی جوبلی پر کیا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض مقرر: مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ربوہ
4:00 pm	تلاوت قرآن کریم، اردو ترجمہ، اور اردو نظم **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب**
7:00 pm	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم۔ **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب**

14۔اگست بروز اتوار

2:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، اردو نظم
2:20 pm	انگریزی تقریر: قرآن کریم پر تشدد کی تعلیم کے اعتراض کا جواب مقرر: مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب، صدر مجلس انصار اللہ، برطانیہ
2:50 pm	اردو تقریر: شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں مقرر: مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان
3:20 pm	اردو نظم
3:30 pm	اردو تقریر: ہمارا خدا، زندہ خدا مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر یوکے وامام بیت الفضل لندن
4:00 pm	انگریزی تقریر: آنحضرت ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
5:00 pm	**تقریب عالمی بیعت**
7:00 pm	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ، عربی قصیدہ اردو ترجمہ اور اردو نظم، تعلیمی اعزازات کی تقسیم اور احمدیہ امن انعام کا اعلان، **سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب**

نماز۔دعا کے لئے ستون

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا حکم تو ہے میرا کہ میری رضا کی طلب میں ثابت قدم رہو لیکن اپنی کوشش سے ایسا کرنا تمہارے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے نماز کو اور دعا کو مضبوطی سے پکڑو...... حقیقت یہ ہے کہ جو پانچ وقت کی نماز ہے وہ تو ہر وقت کی دعا کے لئے ستون کا کام دیتی ہے“۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت ڈاکٹرز

درج ذیل آسامیوں کیلئے فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹرز کی فوری ضرورت ہے۔

- ☆ میڈیکل رجسٹرار
- ☆ پیتھالوجسٹ
- ☆ سرجیکل رجسٹرار
- ☆ ریڈیالوجسٹ
- ☆ گائنی رجسٹرار (لیڈی ڈاکٹر)
- ☆ انستھیٹسٹ / رجسٹرار
- ☆ پیڈز رجسٹرار
- ☆ ای این ٹی سپیشلسٹ / رجسٹرار
- ☆ میڈیسن رسرجری رپیڈز رگائنی ہاؤس میں جاب مع الاؤنس

ان شعبہ جات میں پاکستان میڈیکل ڈینٹل کونسل کے مجوزہ عرصہ کے مطابق 3 ماہ سے ایک سال تک Paid House Job کی اجازت ہے۔

ڈاکٹر صاحبان سادہ کاغذ پر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو درخواست اپنے حلقہ کے صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت سے تصدیق کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

ہاؤس جاب حاصل کرنے کیلئے میڈیکل کونسل کی Temporary Registration ہونی ضروری ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ کر سکتے ہیں 047-6215646 موبائل نمبر 03467244340۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

22

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

یوگوسلاویہ میں احمدیہ مشن کا آغاز۔ 1937ء

یوگوسلاویہ کی سرحدیں البانیہ سے ملتی ہیں۔ جب 1936ء میں البانیہ میں احمدیہ مشنری مولانا محمد الدین صاحب کا رہنا مشکل کر دیا گیا تو آپ مرکزی ہدایت کے مطابق بلغراد (یوگوسلاویہ) تشریف لے گئے تا وہاں سے البانیہ کے سرحدی علاقوں میں پیغام پہنچا سکیں۔ جولائی 1937ء میں آپ علاقہ کوسووو میں گئے جو البانیہ کے ساتھ ملتا ہے مگر یوگوسلاویہ کے ماتحت تھا۔ اس سفر میں بوڈاپسٹ (ہنگری) کے مخلص احمدی شریف دتسا صاحب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے سب سے پہلے ان کے گاؤں متروویسلا میں قیام کر کے اشاعت احمدیہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جدوجہد کو فضل و برکت سے نوازا اور یوگوسلاویہ میں 30 نفوس احمدیت کے نور سے منور ہو گئے اور ایک امام بھی ایک خواب کی بنا پر احمدیت میں داخل ہو گئے۔

آپ اشاعت کے لئے تقاریر، ٹریکٹس اور انفرادی ملاقاتوں سے کام لیتے تھے۔

پہلا خوش قسمت احمدی

بلغراد میں سب سے پہلے خوش قسمت جن کو قبول احمدیت کی توفیق ملی وہ ایک ذی ثروت و وجاہت دوست انور نامی تھے۔ جو البانین، ترکی، جرمن، فرنچ، اطالوی اور گریک زبان جانتے تھے۔ آپ کے بعد دوسرے نمبر پر ایک ترک نجم الدین صاحب نے بیعت کی جو ترکی فوج کے ایک بہت بڑے عہدہ پر رہ چکے تھے اور ان دنوں لکڑی کے ایک بہت بڑے کارخانے میں کام کرتے تھے۔

(الفضل 21 فروری 1937ء)

بذریعہ خواب، صداقت کا منکشف ہونا

ابتدائی تین ماہ میں دو اشخاص نے بیعت کی اور ان دونوں پر احمدیت کی صداقت بذریعہ خواب منکشف ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں وہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ (الفضل 17 فروری 1937ء)

اس طرح دارالخلافہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر احمد امین خربی بھی داخل سلسلہ ہوئے اور پھر اشاعت احمدیت میں مصروف ہو گئے۔

(الفضل 26 ستمبر 1937ء ص9)

اشاعت احمدیت کا کام دن بدن وسیع ہو رہا تھا کہ حالات نے پلٹا کھایا اور آپ مخالفین کی آنکھ میں خار کی طرح کھٹکنے لگے اور اس کے نتیجہ میں حالات ایسے پیدا ہوئے کہ آپ کو یوگوسلاویہ سے واپس آنا پڑا۔

اس طرح آپ واپسی پر اٹلی اور مصر وغیرہ میں اعلائے کلمۃ اللہ بلند کرتے ہوئے 14 مارچ 1941ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

18 نومبر 1942ء کو آپ حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بذریعہ بحری جہاز ڈربن (جنوبی افریقہ) کے لئے روانہ ہوئے۔ اس زمانہ میں جرمن آبدوزیں بحر ہند اور بحر روم میں بکثرت گشت کرتی تھیں اور آنے جانے والے جہازوں پر حملہ کرتی تھیں۔ ہر جہاز خواہ وہ مال بردار ہو یا مسافروں کو لے جا رہا ہو ان کی زد میں آتا تھا اور اسے تار پیڈو سے تباہ کر دیا جاتا تھا۔ تین روز کے سفر کی ایک رات اچانک جرمن آبدوز سطح پر نمودار ہوئی اور تار پیڈو اس جہاز پر مارا جس سے جہاز وسط سے دوہرا ہو گیا اور پھر غرق ہو گیا جس کے نتیجہ میں مولوی محمد الدین صاحب کو جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

روزنامہ الفضل میں مولوی صاحب کی ایک رپورٹ اس طرح شائع ہوئی ہے۔

مجھے یہاں آئے ہوئے قریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ جو کوئی لمبی مدت نہیں اور خاص کر زبان کی ناواقفی کے مقابلے میں تو ہیچ ہے۔ انگریزی، عربی جاننے والے نہایت قلیل تعداد میں یہاں پائے جاتے ہیں۔ خاص کر ایسے مسلمان بہت کم ہیں۔ عیسائی کسی قدر انگلش جانتے ہیں۔...... تاہم بعض ذی علم اور ذی فہم لوگوں سے گفتگو کی گئی اور احمدیت کی روشنی میں (دین) کی اصلی حقیقت سے واقف کرنے کے لئے لٹریچر بھی دیا ہے۔ اس وقت تک دو شخص جماعت میں داخل ہو گئے ہیں اور بیعت کے فارم پُر کر دیئے ہیں۔ ان کی بیعت کا بھی عجیب واقعہ ہے۔ یہ دونوں دوست ترکی اور سربین جانتے ہیں۔ یہ ہر دو صاحب جس ہوٹل میں، میں کھانا کھایا کرتا تھا۔ ہر روز کھانے کے لئے آیا کرتے تھے۔ قبل ازیں مجھے البانیہ میں رہنے کی وجہ سے کسی قدر ٹوٹی پھوٹی زبان آتی تھی۔ اس کی وجہ سے ایک صاحب سے واقفیت ہو گئی۔ دوسرے صاحب انگریزی کے شائق تھے۔ مجھے انگلش بولتے سن کر وہ بھی واقف ہو گئے۔ چند دنوں کے بعد ان میں سے ایک نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر حسب فہم بتائی اور اس طرح کافی دیر تک مسلمانوں کی موجودہ حالت پر گفتگو ہوتی رہی۔ میری ٹوٹی پھوٹی گفتگو کا اس پر اثر ہوا اور رخصت ہوتے وقت اس نے کہا کہ میں مہدی کا متبع ہوتا ہوں۔ چنانچہ دوسرے دن فارم پُر کر دیا۔ اسی طرح دوسرے صاحب نے بھی خواب دیکھا۔ یہ نوجوان اور کسی قدر مالدار دوست ہیں۔ ان کے دو بھائی فوج میں آفیسر ہیں۔ انہوں نے بھی کہا کہ میں بھی احمدی ہوتا ہوں اور بیعت فارم پُر کر دیا اور اس طرح یہاں احمدیت کا بیج بویا گیا۔

(روزنامہ الفضل 17 فروری 1937ء ص5)

☆............☆............☆

یوگوسلاویہ اور اس کا ماحول

خلافت نور ہے

خلافت نور ہے، خوشبو کا جھونکا ہے، محبت ہے
خلافت سانس ہے امید ہے جذبوں کی شدت ہے
خلافت حسن ہے احسان ہے خوشیوں کا محور ہے
خلافت چھاؤں ہے آرام ہے رحمت کا ساگر ہے
خلافت آس ہے ٹوٹے دلوں کی بے سہاروں کی
خلافت دے رہی ہے اب ضمانت سب بہاروں کی
خلافت راحت و آرام ہے دنیا کے صحرا میں
خلافت زندگی کا جام ہے دنیا کے صحرا میں
خلافت کی رگوں میں خون بہتا ہے نبوت کا
خلافت استعارہ ہے محبت کا اخوت کا
خلافت آرزو ہے زندگی ہے میری چاہت ہے
خلافت جان ہے ایمان ہے اور دل کی راحت ہے
خلافت کو خدا نے اپنی رحمت سے اُتارا ہے
خلافت میرے جیسے بے سہاروں کا سہارا ہے

بشارت محمود طاہر

عورت کی اہمیت آجکل کے حکومتی نظاموں میں مجبوری کی وجہ سے تو ہے لیکن اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے نہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی جو قدر اور مقام قائم فرمایا وہ اس کی تعداد کی زیادتی کی وجہ سے یا اس کی کسی دنیاوی حیثیت یا حسن کی وجہ سے قائم نہیں فرمایا بلکہ یہ مقام اس کی ذمہ داریوں اور اس کی قربانیوں کی وجہ سے قائم فرمایا۔

دین حق میں ماں بچوں کی جنت کی یونہی تو ضامن نہیں بنادی گئی۔ ماں کی اولاد کی تربیت، اسے نیکیوں پر چلانا، اسے ملک وقوم کا بہترین فرد بنانا، اسے عابد بنانا، اسے دین سکھانا، اسے جان مال وقت کو قربان کرنے کی اہمیت کا احساس دلانے والا بنانا اور پھر اس کے لئے ہمہ وقت اس کو تیار کرنا اور اس کا تیار رہنا یہ چیزیں ہیں جو اس بچے کو جنت میں لے جاتی ہیں۔

اس معاشرے میں رہتے ہوئے دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، پیسے کمانے کے لئے، صبح سے شام تک گھر سے باہر رہ کر کام کر کے اور شام کو تھک ہار کر گھر آ کر پھر بچوں پر توجہ نہ دے کر انہیں ہلاکت میں نہ ڈالیں بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

میاں بیوی کو آپس کی رنجشوں کو بچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہئے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچائیں اور دونوں میاں بیوی اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں۔

اعتراض کرنے والے اعتراض کر دیتے ہیں کہ دین حق لڑکیوں کو اپنا رشتہ طے کرنے کی آزادی نہیں دیتا۔ اگر حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں تو یہ دین حق کی تعلیم کا معاملہ نہیں بلکہ بعض ملکوں اور قبائل اور برادریوں کی روایات کا معاملہ ہے۔

اس زمانے میں حقیقی مومنہ وہی ہے جس کا یہ عہد ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور رشتے کرتے ہوئے بھی سامنے رکھیں۔ اسی طرح احمدی لڑکوں سے مَیں یہ کہوں گا کہ وہ احمدی لڑکیوں سے رشتے کریں۔

رشتوں کے بارے میں دین حق لڑکی کی رائے کو اوّلیت اور اہمیت دیتا ہے اور وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے اور اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں وہ دین حق کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے رشتوں سے منع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، برادری اور پیسے کی وجہ سے رشتوں میں روکیں نہیں ڈالنی چاہئیں۔

پردہ کیا ہے؟ یہ حیا کا قائم کرنا ہے۔ اگر پردہ کر کے بے حیائی قائم رہتی ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور حیا جسم کو ڈھانپنے میں ہی ہے۔ عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہئے اور یہ قرآنی حکم ہے۔

جماعت احمدیہ یوکے کے 49ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 22/اگست 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی میں مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آجکل فی زمانہ کسی بھی معاشرے میں، ملک میں عورتوں کی تعداد کے لحاظ سے بڑی اہمیت ہے۔ یعنی اس جمہوری دور میں اگر کوئی اہمیت ہے تو اس لئے کہ دنیاداروں کی نظر میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ دنیا کے سیاسی نظام میں ہم دیکھتے ہیں تو بڑے بڑے ملکوں کے سیاستدان بھی اپنے انتخابات میں، انتخابی پروگراموں میں اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم عورتوں کے یہ حقوق قائم کریں گے اور وہ حقوق قائم کریں گے۔ پھر عورتوں کی توجہ کھینچنے کے لئے مختلف حیلے اور طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ دنیا دار عورتیں سمجھتی ہیں کہ جو عورتوں کی تعریفیں ہو رہی ہیں، جن کے وعدے ان سے ہو رہے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ اب ترقی یافتہ ممالک میں عورت کی مردوں کے ساتھ برابری کو تسلیم کر لیا ہے اور ہماری تعریفیں جو کسی بھی رنگ میں کی جا رہی ہیں حقیقی تعریفیں ہیں اور ہمارے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اس کو حقیقت اور فطرت کے معیار پر پرکھے تو پتا چلے گا کہ اس میں بھی مردوں کے یا سیاستدانوں کے اپنے مفادات کا پلڑا بھاری ہے۔ بیشک عورت نے پڑھ لکھ کر اور معاشرے میں اپنے حقوق کی آواز اٹھا کر، اپنے طرفدار پیدا کر کے جن میں ان کے حقوق کی تنظیمیں بھی شامل ہیں اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن پھر بھی ان سے امتیازی سلوک ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہوتا ہے۔ اس ترقی یافتہ معاشرے میں بھی سوائے کسی پیشہ ورانہ مہارت کے میدان کے عورت کو عام ملازمت کی صورت میں مردوں سے کم ہی معاوضہ ملتا ہے چاہے وہ کسی بہانے سے کم مل رہا ہو۔ گھروں میں خاوندوں کی سختیوں اور مار پیٹ کا بھی یہاں کی عورت نشانہ بن رہی ہے۔ کہنے کو تو یہاں محبت کی شادیاں ہوتی ہیں، پسند کی شادیاں ہوتی ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد ہی اختلافات اور مردوں کی سختی اور مار دھاڑ کی وجہ سے ساٹھ سے پینسٹھ فیصد تک رشتے ٹوٹ جاتے ہیں، ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ شادیاں ٹوٹ رہی ہوتی ہیں۔

پس عورت کی اہمیت آجکل کے حکومتی نظاموں میں مجبوری کی وجہ سے تو ہے لیکن اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے نہیں۔ غرض کہ یہ اہمیت حقیقی قدر کے علاوہ بہت سی دوسری وجوہات کی وجہ سے ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی جو قدر اور مقام قائم فرمایا وہ اس کی تعداد کی زیادتی کی وجہ سے یا اس کی کسی دنیاوی حیثیت یا حسن کی وجہ سے قائم نہیں فرمایا بلکہ یہ مقام اس کی ذمہ داریوں اور اس کی قربانیوں کی وجہ سے قائم فرمایا۔

ایک موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے جب ایک عورت

صرف اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ رکھتے ہوئے حاضر ہوکر بے دھڑک ہوکر کچھ سوال کرتے ہوئے کہتی ہے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف برابر کا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن مردوں کو تو بے شمار ایسے مواقع ملتے ہیں جب ان کی بظاہر ہم پر فضیلت لگ رہی ہوتی ہے۔ وہ ہمارے سے بعض جگہوں پر بعض کام کرکے آگے نکل رہے ہوتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں جو مردوں پر فرض ہے عورتوں پر فرض نہیں۔ جمعہ اور دوسرے اجتماعات میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں یہ بھی مردوں کے لئے زیادہ فرض ہے۔ نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ حج کے بعد حج کرتے چلے جاتے ہیں۔ عورتیں بھی حج کرتی ہیں لیکن مردوں کے حج کرنے کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ سفر کی سہولتوں کی وجہ سے بھی یا دوسری وجوہات کی وجہ سے ان کو زیادہ مواقع ملتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اس عورت نے سوال کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کے لئے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کے اموال اور آپ کی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں۔ ان کے کپڑے بنتی ہیں۔ ان کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھتی ہیں۔ پس کیا ہمارا یہ گھروں کی حفاظت کرنا، بچوں کی تربیت کرنا، ہمیں ان نیکیاں کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں جتنے ثواب کا مستحق بناتا ہے۔ یہ سوال ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو یہ نہیں فرمایا کہ تُو کیا باتیں کر رہی ہے۔ گھروں کا خیال رکھنا اور بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دینا تجھے کس طرح جہاد جیسے عظیم کام کا ثواب دلوا سکتا ہے۔ بلکہ آپ نے اپنا چہرہ مبارک پاس بیٹھے ہوئے صحابہ کی طرف موڑا اور فرمایا کہ کیا اس سے زیادہ عمدہ طریق سے کوئی عورت اپنے مسئلے اور معاملے کو پیش کر سکتی ہے؟ صحابہ نے بھی آگے سے یہ نہیں کہا، یہ عرض نہیں کی کہ عورتوں کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ یہ اپنے گھریلو فرائض کی ادائیگیوں کو ہماری جہاد جیسی بڑی قربانی کے مقابل پر پیش کر رہی ہیں۔ اس لئے حضور ان پر سختی کریں اور سرزنش کریں اور ہمیں اجازت دیں کہ ہم اپنی عورتوں کے دماغ ٹھیک کریں۔ بلکہ صحابہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ اور تربیت یافتہ تھے بڑے کھلے دل سے یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں نہیں پتا تھا کہ عرب کی مظلوم عورت جو اسلام سے پہلے ایک حقیر چیز سمجھی جاتی تھی اور وہ اس طرح مجلس میں آکر بات کرنے اور جرأت سے بات کرنے پر سزا کی مستحق ٹھہرتی تھی آج اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے اس اعلیٰ معیار پر پہنچ گئی ہے کہ اپنا معاملہ اس خوبصورتی سے پیش کر سکتی ہے۔ ہم تو کبھی یہ گمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اُس وقت یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سمجھا ہوگا اور آپ سے فیض یافتہ صحابہ نے بھی سمجھا ہوگا کہ ان اعلیٰ معیار پر پہنچنے والی عورتوں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی فکر کرنے والی عورتوں کی گودوں میں پلنے والی نسلیں یقیناً محفوظ ہوگئی ہیں۔ اور عورتوں کا یہ سوال ان کے اس عمل اور خواہش اور کوشش کا اظہار کرتا ہے کہ مسلمانوں کی نسلیں محفوظ ہاتھوں میں ہیں اور رہیں گی اور ان کی کوکھ سے وہ قوم تیار ہو رہی ہے جو کبھی اسلام کے جھنڈے کو نیچا نہیں ہونے دے گی۔ بہرحال اس کے بعد آپ اس سوال کرنے والی خاتون جو حضرت اسماءؓ تھیں ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے عورت! اچھی طرح سمجھ لے اور جن کی تُو نمائندگی کرنے کے لئے آئی ہے ان کو بھی جا کر بتا دے کہ خاوند کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے والی اور اولاد کی تربیت کرنے والی عورت کو وہی ثواب ملے گا جو اس کے خاوند کو دوسری نیکیاں بجالانے اور جہاد کرنے سے ملتا ہے۔

(اسد الغابہ جلد6 صفحہ 19۔ اسماء بنت یزید الاشھلیہ۔ دارالفکر بیروت 2003ء)

...... یہ بھی واضح ہو کہ جہاد جہاں جنگ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے وہاں ہمیں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ جب دین کو ختم کرنے کے لئے دشمن پہل کرے تو اس کا سختی سے جواب دو، نہ کہ ذاتی خواہشات کی تکمیل اور لوٹ مار کے لئے اور ظلم و بربریت کے اظہار کے لئے۔ بہرحال یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔ اس وقت تو عورت کی اہمیت کی بات ہو رہی ہے جو (دین) نے قائم کی۔

پس یہ ہے وہ مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دلوایا کہ تمہیں کس طرح مردوں جتنا ثواب مل رہا ہے۔ ایک کم علم (-) عورت ترقی یافتہ ممالک کے معاشرے میں رہتے ہوئے، ان ملکوں میں رہتے ہوئے پریشان ہو جاتی ہے۔ یا تو جھینپ کر ایک کونے میں لگ کر بیٹھ جاتی ہے یا پھر آزادی کے نام پر اُن جیسا بننے کی کوشش کرتی ہے اور دین سے دُور ہٹتی ہے۔ نہیں جانتی کہ (دین حق) عورت کو کیا مقام دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ عورت کی حقیقی اہمیت اور عزت کا جو مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دیا اس کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگیا تھا کہ ہم اپنے گھروں میں اپنی عورتوں سے بے تکلفی سے گفتگو کرنے سے ڈرنے لگ گئے تھے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جو عورتوں کو بری لگے اور ہماری شکایت ہو جائے۔ اس بے تکلفی کے دوران کوئی سخت بات کہہ کر کہیں ہم آنحضرت ﷺ کے سامنے مجرم بن کر پیش نہ ہو جائیں۔

(ماخوذ از صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب الوصاۃ بالنساء۔ حدیث نمبر 5187)

اب بتائیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں آزادی کے نام پر لاکھ قانون بنانے کے باوجود کیا مردوں میں کوئی خوف ہے؟ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ عورت اس معاشرے میں رہنے کے باوجود، اپنی آزادی کا نعرہ لگانے کے باوجود گھر میں خوفزدہ ہے۔ اس لئے کہ اگر کہیں ظاہری چوٹیں نظر نہ آئیں تو مرد ظلم کرنے کے باوجود قانون کو دھوکہ دے جاتا ہے۔ اور یہاں بھی گھروں میں، اس یورپین معاشرہ میں بھی، ان مقامی لوگوں میں بھی مار دھاڑ ہوتی ہے۔ یہ صرف ایشین کا ہی شیوہ نہیں ہے۔ عورتوں کی ایک بہت بڑی تعداد جس طرح غیر ترقی یافتہ ممالک میں گھر بچانے کے لئے ظلم سہتی ہے، یہاں بھی سہتی ہے۔

مجھے یاد ہے غالباً فرانس میں ایک دفعہ ایک ہوٹل میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ ڈیوٹی والے خدام نے ہمارے لئے لفٹ کا دروازہ کھلا رکھنے کے لئے بیچ میں کھڑے ہوکر انتظار کرنا شروع کیا۔ یہ ایک آدھ منٹ کا معاملہ ہوگا، زیادہ دیر تو نہیں کھڑا ہوا جا سکتا۔ اتنے میں ایک فیملی دو بچے اور میاں بیوی لفٹ میں داخل ہونے لگے تو خادم نے روکنے کی کوشش کی۔ اس عرصے میں ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔ میں نے خادم کو کہا کہ انہیں لفٹ میں جانے دو۔ یہ پہلے پہنچے ہیں ان کا حق ہے۔ اور میں نے خاتون کو اشارہ کیا کہ آپ لوگ چلے جائیں لیکن وہ زیادہ بااخلاق تھیں وہ رک گئیں اور خاوند کو بھی اشارہ کیا کہ ہم رک جاتے ہیں ان کو پہلے جانے دو۔ اس پر اس کے خاوند نے اس ظالمانہ طریق پر اسے جھڑکا ہے اور کافی دیر تک برا بھلا کہتا رہا کہ اس بیچاری کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن بولی نہیں۔ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ کسی یورپین ملک کا شخص ہے۔ کسی بالکل جاہل طبقے کا شخص لگتا تھا اور اس عورت کا جو صبر اور شرمندگی تھی وہ بھی دیکھنے والی تھی اور جو اس کی برداشت تھی وہ بھی قابل قدر تھی۔ اس کا وہ جو برداشت اور صبر میں نے دیکھا ہے اس کا آپ میں سے بھی شاید بہت کم ایسی ہوں گی جو اظہار کر سکیں۔

پس ان کے ہاں آزادی عورت کے حقوق دینے میں نہیں بلکہ عورت کو ننگا کرنے میں ہے۔ لیکن ایک مومنہ عورت جو اپنے آپ کو لجنہ کی ممبر کہتی ہے جس نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے، جس نے اللہ تعالیٰ کی لونڈی بننے کا عہد کیا ہے اس عورت کی آزادی بشرطیکہ جس کا خاوند بھی مومن ہو اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ باوجود اللہ کی لونڈی کہلانے کے اس کی آزادی کا مقام، معیار بہت بلند ہے جس کا یہ مغربی لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن شرط مومن ہونا ہے اور مومنہ ہونا ہے۔ صحابہ اپنی بیویوں سے غلط بات کرتے ہوئے ڈرتے تھے تو صرف اس لئے کہ وہ ایمان میں بڑھنے والے تھے۔ علم تھا کہ ان کا غلط رویّہ جب اللہ تعالیٰ کے رسول کی ناراضگی کا موجب بنے گا تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی باعث ہوگا۔

عورت کے حقوق کی اہمیت اور اس کی ادائیگی نہ کرنے پر اس زمانے میں ہم میں حضرت مسیح موعود نے جو ادراک پیدا فرمایا ہے وہ حقیقی (دین) ہے۔ آپ نے مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی اہمیت، بیویوں کے جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں اور جو ان کے تمہارے ذمہ ہیں ان کا پتا ہو اور ان کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جو گناہ تمہیں ہونا ہے اس کا پتا ہو تو شاید تم ایک شادی بھی نہ کرو، کجا یہ کہ دو یا تین یا چار شادیوں کی باتیں کرو۔ بیشک خاص حالات میں (دین) میں زیادہ سے زیادہ چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے لیکن شرائط اتنی سخت ہیں اور ان کو پورا نہ کرنے کا گناہ مرد پر اتنا ہے کہ وہ شاید ایک شادی سے بھی بچے۔

بہرحال عورت کا مقام اور اہمیت قائم ہونے کی بات ہو رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اس کو بلندیوں پر پہنچاتا ہے جب ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پھر چوتھی دفعہ پوچھا تو آپ نے فرمایا تیرا باپ اور پھر اس طرح قربت کے لحاظ سے باقی رشتہ دار۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب۔ باب برالوالدین وانھما احق بہ۔ حدیث نمبر 2548)

یہ اس لئے ہے کہ عورت اپنے بچے کی تربیت میں سب سے زیادہ کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی پیدائش پر تکلیف اٹھاتی ہے۔ اس کو پالنے میں تکلیف اٹھاتی ہے۔ اس کو ہر تھوڑے وقفے کے بعد دودھ پلانا، اس کی صفائی کرنا یہ بہت بڑا کام ہے جو اس کی نیندیں خراب کرتا ہے۔ غرض کہ اپنے آرام اور اپنی نیند کو وہ قربان کر رہی ہوتی ہے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا اس کی اچھی تربیت کرکے اسے معاشرے کا ایک اچھا انسان بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ (دین) میں ماں بچوں کی جنت کی یونہی تو ضامن نہیں بنا دی گئی۔ ماں کی اولاد کی تربیت، اسے نیکیوں پر چلانا، اسے ملک وقوم کا بہترین فرد بنانا، اسے عابد بنانا، اسے دین سکھانا، اسے جان، مال، وقت کو قربان کرنے کی اہمیت کا احساس دلانے والا بنانا اور پھر اس کے لئے ہمہ وقت اس کو تیار کرنا اور اس کا تیار رہنا یہ چیزیں ہیں جو اس بچے کو جنت میں لے جاتی ہیں۔ مجھ سے ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ (دین حق) میں عورت کی کیا حیثیت ہے؟ لمبی بات تو نہیں ہو سکتی تھی۔ میں نے اسے کہا کہ وہ بچے کو ایک تو بہترین تربیت کرکے، اسے معاشرے کا بہترین فرد بنا کر جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے جس سے دو جنتیں حاصل ہوتی ہیں اس دنیا کی بھی اور مرنے کے بعد کی بھی۔ پھر ماں سے اس کی بچے کی خاطر قربانی کی وجہ سے جو حسن سلوک

کا حکم ہے اگر بڑا ہو کر بچہ وہ حسن سلوک ماں سے نہیں کرتا تو ایسے بچے کی جنت میں جانے کی ضمانت نہیں ہے۔ اور پھر ایسی تربیت کرنے والی ماں جو بچے کا خیال رکھنے والی ہو، اس کی تربیت کرنے والی ہو، اس کو یہ احساس دلانے والی ہو اور ایسی خدمت کرنے والی ہو جو کبھی احسان نہ جتائے ایسی ماں پھر خود بھی جنت میں جاتی ہے۔ ماؤں کی خدمت بچے کے لئے کسی انعام یا احسان کے لئے نہیں ہوتی بلکہ ایک قدرتی جذبہ ہے جس کے تحت وہ خدمت کر رہی ہوتی ہے اور یہی چیز پھر ماؤں کو جنت میں لے جانے کا بھی باعث بنتی ہے۔ اب بتائیں کہ عورت کو (دین حق) میں کوئی اہمیت اور حیثیت ہے یا نہیں۔ وہ کہنے لگی کہ میں سمجھ گئی۔ اس جرنلسٹ کو سمجھ آ گئی۔

پس مائیں اس اہم نکتے کو سمجھیں۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، پیسے کمانے کے لئے، صبح سے شام تک گھر سے باہر رہ کر کام کر کے اور شام کو تھک ہار کر گھر آ کر پھر بچوں پر توجہ نہ دے کر انہیں ہلاکت میں نہ ڈالیں بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو تو اس کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ اپنی ظاہری دنیاوی خواہشات اور جذبات کے لئے اپنی اولاد پر عدم توجہ کر کے ان کو ہلاک نہ کرو۔ اس مغربی معاشرے میں اس بات کو سمجھنا اور بھی آسان ہے۔ جہاں رشتے ٹوٹتے ہیں اور بہت سے بچے سنگل پیرنٹس (single parents) کی زندگی گزار رہے ہیں، ان کے تحت رہتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تعلیم میں کمزور ہو جاتے ہیں۔ نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے بری صحبت میں چلے جاتے ہیں۔ نشہ اور دوسری برائیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

پس میاں بیوی کو آپس کی رنجشوں کو بچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہئے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ مردوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اپنی خواہشات کے پجاری نہ بنیں۔ اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچائیں اور دونوں میاں بیوی اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں۔

پھر کہنے والے کہہ دیتے ہیں، اعتراض کرنے والے اعتراض کر دیتے ہیں کہ (دین) لڑکیوں کو اپنا رشتہ طے کرنے کی آزادی نہیں دیتا۔ اگر حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں تو یہ (دین) کی تعلیم کا معاملہ نہیں بلکہ بعض ملکوں اور قبائل اور برادریوں کی روایات کا معاملہ ہے۔ برصغیر پاکستان اور ہندوستان میں قطع نظر اس کے کہ کوئی مسلمان ہے یا ہندو ہے یا سکھ ہے یہ مسئلہ ہمیں نظر آتا ہے۔ اور پھر مذہب کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ برادریوں کے لحاظ سے بھی ذات پات کے لحاظ سے ماں باپ اپنی بیٹیوں کو دوسری برادری اور ذات میں بیاہنے نہیں دیتے۔ یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں۔ کوئی ذات، کوئی برادری کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ (دین) کہتا ہے کہ رشتوں کے وقت لڑکی کی مرضی کو اہمیت دو۔ بہت ساری لڑکیاں مجھے بعض دفعہ لکھتی بھی ہیں کہ ہمارے ماں باپ صرف اس لئے شادی نہیں کرتے کہ فلاں لڑکا بیشک احمدی ہے لیکن ہماری برادری کا نہیں ہے ہماری ذات کا نہیں ہے یا اس کی ذات کم ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں۔

ایک لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئی کہ میرا باپ میرا رشتہ فلاں مالدار شخص سے کر رہا ہے۔ اب یہ نہیں کہ کوئی معمولی آدمی تھا۔ بڑا صاحب حیثیت اور مالدار شخص تھا اس سے وہ رشتہ کر رہا ہے۔ اب عام طور پر ایک غیر دیندار لڑکی ہو تو وہ تو کہے بڑی اچھی بات ہے۔ اس کے مال سے میں فائدہ اٹھاؤں گی۔ لیکن وہ حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ فلاں مالدار شخص سے رشتہ کر رہا ہے لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی۔ پس ایک تو مجھے وہ شخص پسند نہیں ہے۔ دوسرے میرا باپ جس معیار پر میری شادی اس سے کرنا چاہتا ہے وہ صرف اس کا مال ہے۔ گویا کہ وہ مجھے اس مالدار شخص کے ہاتھ میں بیچ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا تُو آزاد ہے۔ کوئی تجھ پر جبر نہیں کر سکتا۔ تُو جو چاہے کر۔ اس بچی نے عرض کیا میں اپنے باپ کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی اس سے بھی میرا تعلق ہے۔ میں تو صرف آپ سے فیصلہ کروا کر ہمیشہ کے لئے عورت کا حق قائم کرنا چاہتی ہوں۔ اب حق قائم ہو گیا ہے اب خواہ مجھے تکلیف پہنچے۔ میں باپ کی خاطر اس قربانی کے لئے تیار ہوں۔

(سنن النسائی۔ کتاب النکاح۔ باب البکر یزوجھا ابوھا وھی کارھۃ۔ حدیث نمبر 3269)

پس ان لوگوں کے لئے اس میں ہدایت ہے جو بعض دفعہ بے جا سختی کرتے ہیں۔ ایک مومن عورت کو اور خاص طور پر احمدی عورت کو یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس زمانے میں حقیقی مومنہ وہی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت کی ہے۔ اس کا یہ عہد ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی۔ پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور رشتے کرتے ہوئے بھی سامنے رکھیں۔ اسی طرح احمدی لڑکوں سے میں یہ کہوں گا کہ وہ احمدی لڑکیوں سے رشتے کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ پسند کرنے کی جو چار وجوہات بتائی ہیں ان میں سے ایک دین ہے اور آپ نے فرمایا کہ تم نہ عورت کی خوبصورتی دیکھو نہ خاندان دیکھو نہ دولت دیکھو۔ جو چیز دیکھنے والی ہے وہ دین ہے وہ دیکھو۔

(صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب الاکفاء فی الدین۔ حدیث نمبر 5090)

پس دیندار لڑکیوں سے رشتہ کریں اور لڑکیوں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دیندار بنیں اور خود اپنے نیک نصیب ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت میں احمدی بچیوں کے رشتوں کے بہت مسائل ہیں۔ بہت سی ایسی جگہیں پریشانی کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ حل فرمائے اور ان کی پریشانیاں بھی دور فرمائے۔ میں تو باقاعدگی سے ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور ہر ایک کو کرنی بھی چاہئے۔

بہرحال جو بات میں کہہ رہا تھا وہ یہ کہ رشتوں کے بارے میں (دین) لڑکی کی رائے کو اوّلیت اور اہمیت دیتا ہے اور وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے اور اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں وہ (دین) کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے رشتوں سے منع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، برادری اور پیسے کی وجہ سے رشتوں میں روکیں نہیں ڈالنی چاہئیں۔ بعض بچیاں خط لکھتی ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ رشتہ اچھا ہے، احمدی ہے لیکن ماں باپ بعض دفعہ برادری اور خاندان کی وجہ سے یا اپنی ذاتی اناؤں کی وجہ سے، تعلقات کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے باپوں کو بھی عقل دے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے جنہوں نے ہر موقع پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ (دین) کے ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے اور عورت کے بارے میں اگر بعض احکامات ہیں تو وہ عورت کی اہمیت اور اس کی عزت اور وقار قائم کرنے کے لئے ہیں اس لئے اسے خوش دلی سے تسلیم کرنا چاہئے۔

بعض جگہ لجنہ کی رپورٹس میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ آجکل پردے پر بہت زور دیا جاتا ہے اور لڑکیوں کی طرف سے، بعض نوجوانوں کی طرف سے یہ سوال اٹھتے ہیں کہ ہم پردہ پردہ سن کے تنگ آ گئی ہیں۔ پردہ کیا ہے؟ یہ حیا کا قائم کرنا ہے۔ اگر پردہ کر کے بے حیائی قائم رہتی ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور حیا جسم کو ڈھانپنے میں ہی ہے۔ عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہئے اور یہ قرآنی حکم ہے اگر اس کا بار بار زور دے کر ذکر نہ کیا جائے تو کیا یہ کہا جائے کہ بے حیائی بے حیائی کے نعرے لگاؤ؟ میں یہ نہیں سمجھتا کہ کوئی احمدی، سچی احمدی عورت یا لڑکی یہ چاہتی ہو کہ اس طرح کے نعرے لگائے۔ پردے کا حکم بھی عورت کی عزت کی حفاظت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔ اس بارے میں ایک دو اقتباسات حضرت مسیح موعود کے پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئے تھی کیونکہ کل جُگ ہے۔‘‘ (اور زمین پر یہ آخری زمانہ ہے) ’’اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں میں سے عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں‘‘ (یعنی جنگلوں میں) ’’چھوڑ دیا جائے۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’قرآن (-) مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غضِ بصر کریں۔‘‘ صرف عورتوں کو پردے کا نہیں کہتا مردوں کو بھی کہتا ہے۔ ’’جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو محفوظ رہیں گے۔ یہ نہیں کہ انجیل کی طرح یہ حکم دے دیتا کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھ۔ افسوس کی بات ہے کہ انجیل کے مصنف کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ شہوت کی نظر کیا ہے؟ نظر ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو شہوت انگیز خیالات کو پیدا کرتی ہے۔ اس تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ ان لوگوں سے مخفی نہیں ہے جو اخبارات پڑھتے ہیں۔ ان کو معلوم ہوگا کہ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے کیسے شرمناک نظارے بیان کئے جاتے ہیں۔‘‘ اور اب انٹرنیٹ نے مزید اس گند کو اچھال اچھال کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’(دینی) پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بیشک جائیں۔ لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔‘‘ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ ’’مساوات کے لئے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ (دین) نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو‘‘ عورتوں کو۔ ’’(دین) شہوات کی بناء کو کاٹتا ہے۔‘‘ اس کی بنیاد کو کاٹتا ہے۔ (تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1899ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔‘‘ یہ اس زمانے میں آپ نے کہا جب یہاں بھی حیا کا کوئی تصور تھا اور اب تو بہت ساری جگہوں پر بالکل اٹھ گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ ’’جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر یہ آزادی جو ملی ہے اس سے عورت کی عزت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو میں مان لیتا ہوں غلطی پر ہوں۔ ’’لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی

اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا''۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 21/اگست 1904ء)

اگر یہ سب کچھ پابندیوں کے بعد بھی ہوتا ہے تو آزادی کے بعد تو بہت کچھ ہوگا۔

پس حضرت مسیح موعود کے ارشادات سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ یہ حکم بھی جو پردے کا ہے کہ عورت اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھے اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔ عورت کی اہمیت کے لئے، عورت کی عزت و وقار قائم کرنے کے لئے ہے۔ کوئی حکم بھی ایسا نہیں کہ عورت کو مردوں سے کمتر اور مردوں سے نچلے درجے کا سمجھ کر اسے حکم دیا جا رہا ہو۔ گھروں میں عورت کی اہمیت ہے۔ بچوں کی تربیت کی وجہ سے عورت کی اہمیت ہے۔ اپنے رشتے طے کرنے کے وقت لڑکی کی رائے کی اہمیت ہے۔ پردے کا حکم ہے تو اس کی اہمیت ہے۔ پس اس کے بعد کسی قسم کی جھجنپ یا احساس کمتری پیدا ہونے کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا:

ایک بات میں انتظامیہ کے لئے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ایک خاتون یہاں مہمان آئی ہوئی ہیں جو احمدی نہیں ہیں۔ Greece سے آئی ہوئی ہیں۔ انہیں میں نے کہا کوئی ایسی بات جو تم نے دیکھی ہو جو کمزوری نظر آتی ہو۔ کیونکہ ابھی جلسے کا ڈیڑھ دن باقی ہے اس لئے انتظامیہ کو بتا رہا ہوں تو کل انہوں نے مجھے بتایا۔ وہ کہنے لگی کہ یہاں جو ڈسٹ بن (dust bin) رکھے ہوئے ہیں۔ لٹر بن (litter bin) رکھے ہوئے ہیں وہ بھرے ہوئے ہیں اور ارد گرد گند پڑا تھا۔ کہتی ہیں ایک جگہ بازار میں کچھ گند باہر گرا ہوا تھا۔ وہ بھرا تھا اور اب ڈال تو سکتی نہیں تھی لیکن میں نے اپنا کاغذ اسی گند میں پھینک دیا تو وہاں ایک خاتون، جو بھی تھیں ان کی دکان تھی یا انتظامیہ والی تھیں انہوں نے بڑی سختی سے بڑی rudely مجھے ڈانٹنا شروع کر دیا۔ جو بھی انتظامیہ ہے یا بازار والی ہیں ان کو اپنے نیک نمونے دکھانے چاہئیں، مہمانوں پر بُرا اثر نہ ڈالیں۔

دوسری بات یہ کہ ان کے پروگرام کے مطابق ابھی کچھ نظمیں دس پندرہ منٹ کے لئے پیش کی جائیں گی اور مجھے پتا ہے گرمی بہت ہے۔ ہر ایک پنکھے جھل رہی ہیں۔ **میری اپنی بھی یہ حالت ہے کہ اچکن میں نے پہنی ہوئی ہے اور اس کے نیچے میری قمیص پسینے سے بالکل شرابور ہو گئی ہے۔ لیکن ان نظم تیار کرنے والوں کی خاطر دس منٹ اور اس گرمی کو برداشت کر لیں۔ چلیں جلدی سے** (شروع کریں)

☆............☆............☆

کولمبو سری لنکا کا دارالحکومت

یہ شہر نہ صرف سری لنکا کا دارالحکومت ہے بلکہ ایک بہت بڑی بندرگاہ بھی ہے۔ اس شہر کا اصل نام کالان ٹوٹا (kalan totta) ہے۔ 6.55 درجے شمال اور 79.52 درجے مشرق کے مابین ساحل سمندر کے مغرب میں واقع ہے۔ یہیں جنوری 1950ء میں دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کے مابین باہمی تعاون پر زور دیا گیا۔

یہ سطح بحر سے محض 15 فٹ کی بلندی پر ہے اور سری لنکا کی تجارت کا اہم مرکز ہے۔ یہ چائے، ناریل اور روئی کا سب سے بڑا تجارتی مرکز بھی ہے۔ اس کی آبادی آٹھ لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔

یہ ایک قدیم شہر ہے اسے 1300ء سے قبل اس وقت آباد کیا گیا تھا جب پرتگالی یہاں آئے تو انہوں نے ممتاز جہاز راں کرسٹوفر کولمبس (1451ء تا 1506ء) کی یاد میں اس شہر کا نام کولمبو رکھا۔ اس کے بعد ولندیزیوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور 1656ء سے لے کر 1796ء تک ان کی حکومت یہاں قائم رہی۔ انہوں نے یہاں کئی شاندار عمارات بھی تعمیر کرائیں جن میں سے چند ایک اب بھی اچھی حالت میں ہیں اور ان کے تعمیری حسن کو دیکھنے کے لئے سیاح یہاں آتے ہیں 1796ء میں یہاں برطانوی راج قائم ہو گیا تو شہر کو مزید ترقی دی گئی دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر 1942ء تا 1945ء دفاعی اڈے کے طور پر برطانیہ کے استعمال میں رہا۔

یہ شہر پورے سری لنکا کے لیے مواصلاتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے یہ ایک صاف ستھرا شہر ہے اور اس کی بہت سی گلیاں پھولوں سے اٹی پڑی ہیں۔ کولمبو کی اس تاریخی حیثیت کی وجہ سے اسے گرجا گھروں، مندروں اور مسجدوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔

کھیلیں

یہاں کے عوام کو کھیلوں سے بڑی دلچسپی ہے ٹینس، گالف، کرکٹ، فٹ بال، تیراکی، غوطہ خوری اور ماہی گیری ان کی دلچسپی کی کھیلیں ہیں ان کے مقابلوں کے لیے یہاں سٹیڈیم وغیرہ بھی ہیں۔

تفریحی مراکز

حکومت نے عوام کو تفریح کے مواقع بھی میسر رکھے ہیں۔ اس کے خوشکن مناظر، بندرگاہ کی رونقیں اور کولمبو کے جنوبی سرے پر ماونٹ لیوینیا (mt.lavinia) پر ریتلے ساحل لوگوں کو اچھی خاصی تفریح مہیا کرتے ہیں۔ کولمبو میں ایک قلعہ بھی ہے جسے سیاح بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔

تعلیمی مرکز

یہ پورے سری لنکا میں تعلیم کا بھی بڑا مرکز ہے۔ یہاں ہر قسم کے تعلیمی ادارے قائم کئے گئے ہیں 1972ء میں یونیورسٹی کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔

قابل دید مقامات

یوں تو یہاں قابل دید مقامات کی کمی نہیں ہے تاہم جو سیاحوں کی بہت زیادہ دلچسپی کا باعث ہیں ان میں ونفیلڈ ہال، مہادیوی پارک، کولمبو میوزیم، آزادی چوک، چرچ، قلعہ ٹاؤن ہال اور یونیورسٹی کی عمارات، جامع مسجد، خان میموریل ٹاور اور اس کے نواح میں نئے دارالحکومت جے وردھنے کی عمارات لائق ذکر ہیں۔

مواصلاتی نظام

یہاں سواری کے لیے موٹر کوچیں اور ریلوے ٹرانسپورٹ کے علاوہ چھوٹی اور بڑی کاریں انتہائی مناسب نرخوں پر دستیاب ہیں۔ سری لنکا کے ہوائی اڈے کو بندرانائیکے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کہتے ہیں۔ یہ شہر کے مرکز سے 36 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

ہوٹل

یہاں غیر ملکی سیاحوں کے قیام کے لیے بین الاقوامی معیار کے اعلیٰ درجے کے ہوٹل بھی ہیں جن میں ہلٹن ہوٹل خاص طور پر قابل ذکر ہے یہاں کے ہوٹلوں میں چینی، پاکستانی، بھارتی اور سری لنکا کے کھانے دستیاب ہیں۔

خریداری کے مراکز

خریداری کے اہم مراکز قلعہ کے اردگرد ہیں۔ یہاں سے جیولری، تانبے اور پیتل کا کام، ڈھولک، زیورات اور تیار ملبوسات وغیرہ دستیاب ہیں۔ نارا ہین پٹا (narahenpata) روڈ پر نوالا کولمبو میں بھی دستکاری کے بڑے بڑے نمونے مل سکتے ہیں۔

آب و ہوا

یہاں کا اوسط درجہ حرارت گرمیوں میں 27 درجے سنٹی گریڈ سے بڑھنے نہیں پاتا۔ مئی، جولائی، ستمبر اور نومبر بارشوں کے مہینے ہیں۔ سارا سال یہاں گرمی پڑتی ہے لہٰذا کاٹن کے ہلکے پھلکے کپڑے پہننے چاہئیں تاہم پہاڑی علاقوں میں موسم سخت سرد ہوتا ہے لہٰذا وہاں گرم کپڑوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

لنکا۔ سری لنکا۔ سیلون

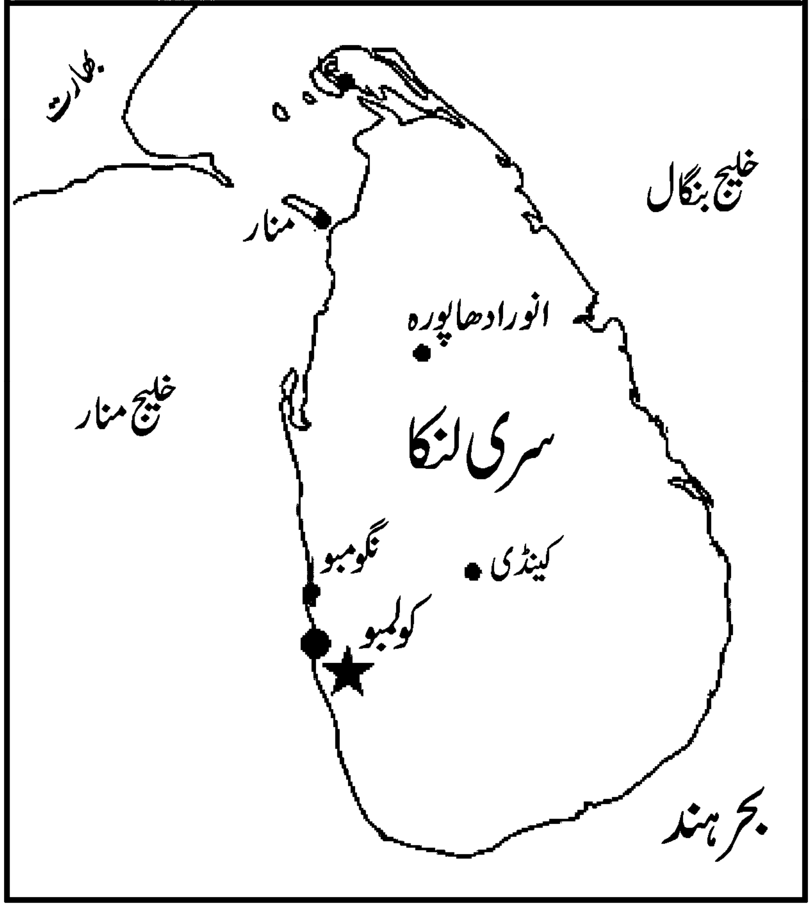

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد سلیم جاوید صاحب سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم وسیم اختر جاوید صاحب اور مکرمہ عاتکہ وسیم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22/اپریل 2016ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا دانیہ ایمان نام عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم حفیظ محمود صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب ناروے تحریر کرتے ہیں کہ میری خالہ مکرمہ نذیرہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب مرحوم ناروے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میری خالہ زاد بہن مکرمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب سندھی مہروں کی تکلیف کی وجہ سے لندن ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ شاہد صاحب ابن مکرم جیون علی صاحب دارالفضل غربی طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ صاحب دارالفضل شرقی مورخہ 16 جولائی 2016ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں حرکت قلب بند ہونے کے باعث انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ سادہ مزاج، مہمان نواز اور خدمت کرنے والی تھیں۔ اپنے پورے خاندان میں ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ چھوٹوں اور بڑوں سے شفقت سے پیش آتی تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں ایک بھائی خاکسار، ایک بہن اور شوہر کے علاوہ 6 بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نتیجہ ایف اے/ایف ایس سی 2016ء

(نصرت جہاں کالج بوائز ربوہ)

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینشن بورڈ نے ماہ مئی 2016ء میں ہونے والے ایف اے/ ایف ایس سی کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ درج ذیل طلباء نے اپنے اپنے گروپس میں ادارہ ہذا میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کیلئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے اور انہیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔

پری انجینئرنگ گروپ سیکنڈ ائیر: افضل زبیر ابن مکرم محمد اسلام صاحب 86.45% نمبر

پری میڈیکل گروپ سیکنڈ ائیر: فتح علی باجوہ ابن مکرم عبدالعلیم مومن صاحب 88.18% نمبر

جنرل سائنس سیکنڈ ائیر: عبدالمنان ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب 78.64% نمبر

ہیومینٹیز سیکنڈ ائیر: ندیم احمد ابن مکرم مقصود احمد صاحب 78.55% نمبر

کامرس سیکنڈ ائیر: حمزہ قمر ابن مکرم بشیر احمد صاحب 66.18% نمبر

پری انجینئرنگ فرسٹ ائیر: حزقیل خالد خان ابن مکرم خالد محمود خان صاحب 90.4% نمبر

پری میڈیکل فرسٹ ائیر: سید توحید ابن مکرم سید جلید احمد صاحب 82.6% نمبر

جنرل سائنس فرسٹ ائیر: رانا فائز احمد ابن مکرم رانا محمد افضل صاحب 80% نمبر

ہیومینٹیز فرسٹ ائیر: مزمل شیراز احمد چٹھہ ابن مکرم سرفراز احمد چٹھہ صاحب 86% نمبر

کامرس فرسٹ ائیر: مبارز یعقوب ابن مکرم محمد یعقوب آکاش صاحب 66% نمبر

(پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازیخان اور بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

خطبہ نکاح مورخہ 10 مئی 2014ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ مناہل بھٹی (واقفہ نو) بنت مکرم محمود احمد صاحب بھٹی مرحوم کا ہے یہ جرمنی سے ہیں عزیزم نبیل احمد شاد مربی سلسلہ ابن مکرم صغیر احمد شاد صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار یورو حق مہر پر یہ طے پایا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: جیسا کہ میں نے بتایا کہ نبیل احمد شاد مربی سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یو کے سے جامعہ پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے طالبعلموں میں شمار تھا۔ لیکن اچھے طالبعلموں میں شمار ہونا تبھی فائدہ دیتا ہے کہ جب میدان عمل میں بھی اور اپنی عملی زندگی میں بھی ہر موقع پر اپنے آپ کو اچھا ثابت کیا جائے۔ مربی سلسلہ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ جہاں اس کو جماعت کی تربیت اور (دعوت الی اللہ) کے لئے نمونہ بننا ہے وہاں اپنی عائلی اور گھریلو زندگی کیلئے بھی نمونہ بننا ہے اور یہ نمونہ ہی ہے جو بیویوں کو بھی اس راستہ پر چلاتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے کہ نکاح کر رہے ہو تو تقویٰ مدنظر رکھو۔ قول سدید سے کام لو۔ رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ عبادت کی طرف توجہ دو۔ آئندہ زندگی کی طرف دیکھو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر مرد نمونہ ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کی بیوی کبھی اس پہ انگلی اٹھا سکے اشارہ کر سکے کہ تم میں یہ یہ برائیاں ہیں۔ پس مرد جب نمونہ بنتے ہیں تو اگلوں میں نیکیاں قائم ہوتی ہیں۔ بیویوں کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ مرد ہر بات برداشت کر سکتا ہے لیکن دین کے معاملہ میں کسی کمزوری کو وہ برداشت نہیں کرتا۔ پس یہ دینی نمونہ ہے جو ہر مرد کو دکھانا چاہئے اور یہی نمونہ ہے جو پھر بچوں کی تربیت کا بھی باعث بنتا ہے۔ پس مربی سلسلہ کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی جس لڑکی نے مربی سلسلہ سے شادی کرنے کی حامی بھری ہو اس کی بھی یہ ذمہ داری ہے اور خاص طور پر جو واقفہ نو ہے تو پھر اور بھی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ جہاں بھی میدان عمل میں مربی کو بھیجا جائے، جو کام بھی اس کے سپرد کئے جائیں، جیسے حالات میں بھی رکھا جائے اس میں رہنا ہے اور کسی قسم کا بھی اعتراض تو ایک جگہ رہا، ماتھے پر بل بھی نہیں آنا چاہئے۔ پس اگر دونوں لڑکا اور لڑکی اس طرح زندگیاں گزارنے والے ہوں تو پھر ایک دوسرے کی خاطر جہاں قربانی کا مادہ پیدا ہوتا ہے وہاں آپس میں سلوک اور محبت اور پیار کا رشتہ بھی بڑھتا ہے، تربیت کے وہ پہلو جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ سامنے رکھوان کی طرف بھی توجہ رہتی ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر شادی شدہ جوڑے کو بھی اور نئے شادی کرنے والوں کو بھی یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ چاہے وہ دنیاوی زندگی ہے، عام گھریلو معاملات ہیں یا دین سے متعلقہ ذمہ داریاں ہیں ان کو نبھانا ہے۔ لڑکی اور لڑکا دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے (رفیق) مکرم چوہدری کریم بخش صاحب کی نسل میں سے ہیں۔

حضورانور نے دلہن کے ولی نسیم احمد شاہد بھٹی صاحب سے دریافت فرمایا: دلہن کے چچا ہیں آپ؟

اثبات میں جواب پر حضورانور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: دوسرا نکاح جو ہے وہ عزیزہ راضیہ ارشد مغل (یہ بھی واقفہ نو ہیں) بنت مکرم محمد ارشد مغل صاحب کا ہے۔ یہ عزیزم سلیمان خاور ابن مکرم داود خاور صاحب آکسفورڈ کے ساتھ پندرہ ہزار پاونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی ان کے بھائی مکرم آصف کریم احمد صاحب ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: یہاں اس جوڑے کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اچھی زندگی گزارنے کی ہدایات صرف واقفین زندگی کے لئے نہیں ہیں۔ یہ بچی تو ویسے بھی واقفہ نو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو حکم دیا ہے، جو تلاوت کی جاتی ہیں اور یہ ہر ایک کیلئے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایک دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہئے اور برائیوں سے صرف نظر کرنی چاہئے۔ تبھی اچھی زندگی گزر سکتی ہے۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں گے تو تبھی ہر ایک معاملہ میں کامیابیاں بھی ہوتی ہیں اور سہولت بھی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے تمام نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروایا۔ ایک نکاح کے ایجاب وقبول میں دلہن کے ولی نے پہلے ''جی قبول ہے'' کے الفاظ کہے اور پھر حضور انور کے توجہ دلانے پر ''منظور ہے'' کہا۔ اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔ جی قبول ہے بھی ٹھیک ہے۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب)

کونسے سانپ زیادہ زہریلے ہوتے ہیں

ماہرین کے مطابق زیادہ تر اقسام کے سانپ اگرچہ زہریلے تو ہوتے ہیں مگر ان سے ہلاک ہونے کا خدشہ نہیں ہوتا یا پھر انتہائی کم ہوتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں کئی اقسام کے سانپ پائے جاتے ہیں جن میں اکثر زہریلے ہیں۔ مگر ان میں 4 اقسام ایسی ہیں جو بکثرت پائی جاتی ہیں اور ہلاکت خیز حد تک زہریلی بھی ہیں۔ ان میں پہلی قسم کوبرا سانپ کی ہے جسے عموماً مداریوں کے پاس بھی دیکھا جاتا ہے اور پاکستان و بھارت کے شہری اس نسل سے بخوبی واقف ہیں۔ اس کی لمبائی 3 فٹ سے 6 فٹ تک ہوتی ہے اور اس کا سر کافی چوڑا ہوتا ہے۔ بوقت ضرورت یہ اپنے سر کو پھن کی صورت میں پھیلا لیتا ہے۔

ہمارے ہاں پائی جانے والی سانپوں کی دوسری زہریلی ترین قسم کریٹ ہے۔ کریٹ نسل کے سانپ کے سر کے اوپر ایک طرح کی ڈھال بنی ہوتی ہے اور اس کے پیٹ پر چوڑی طشتریوں کی مانند ایک ساخت بنی ہوتی ہے۔ اس کی دم گول ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی 4 فٹ سے 6 فٹ تک ہوتی ہے اور اس کا سر اس کی گردن کی نسبت قدرے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں مکمل سیاہ ہوتی ہیں۔ یہ عموماً خشک اور تاریک جگہوں کو اپنا مسکن بناتا ہے۔

زہریلے سانپوں کی تیسری قسم رسلز وائپر ہے۔ اس کا جسم بھورے رنگ کا ہوتا ہے جس میں سرخ اور پیلے رنگ کی بھی آمیزش ہوتی ہے۔ اس کے جسم پر گہرے بھورے اور سیاہ رنگ کے آنکھ کی ساخت سے مشابہہ کئی نشان موجود ہوتے ہیں جو سر سے لے کر دم تک موجود ہوتے ہیں۔ اس کا سر تکونی اور گردن کے قریب سے چوڑا ہوتا ہے۔ اس کی زبان ارغوانی مائل سیاہ رنگت کی ہوتی ہے۔

چوتھی قسم کے انتہائی زہریلے سانپوں کی قسم کو Saw-Scaled Viper کہا جاتا ہے۔ یہ پاکستان اور بھارت میں پائی جانے والی وائپرز کی رسلز وائپر کے بعد دوسری بڑی قسم ہے۔ ان کی لمبائی 15 انچ سے 30 انچ تک ہوتی ہے۔ ان کی رنگت مختلف ہوتی ہے۔ ان کی رنگت گہرے بھورے، سرخ، گرے یا پھر ان تمام رنگوں کا آمیزے پر مشتمل ہوتی ہے۔ جس پر ہلکے پیلے یا بھورے رنگ کے دھبے اور گہرے رنگ کی لائنیں ہوتی ہیں۔ یہ جب رینگتے ہیں تو ان کے جسم سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہ دنیا میں سانپوں کی چند انتہائی زہریلی قسموں میں سے ایک ہے۔

(روزنامہ انصاف 6 مئی 2016ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 27 جولائی

طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:11
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 جولائی 2016ء

6:20 am	حضورانور کا دورہ مشرق بعید
8:05 am	خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2010ء
9:50 am	لقاء العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
4:00 pm	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء (سندھی ترجمہ)

فلیٹ برائے مستقل کرایہ
تین بیڈ رومز، ڈرائنگ ڈائننگ پر مشتمل فلیٹ نزد بیت الکرامہ تھرڈ فلور پر کرایہ کیلئے میسر ہے۔
کرایہ -/12000 روپے ایڈوانس چھ ماہ
برائے رابطہ: ناصر خلیل دارالصدر جنوبی ربوہ
موبائل: 0348-0674356
0300-7705302

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

FR-10

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری
فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ
041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے منظر میڈیکل سنٹر نزد ستارہ شاپنگ مال ستیانہ روڈ فیصل آباد
041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب)
0300-9666540